علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

مضمون	:	**اسلامیات (لازمی)**
سطح	:	**میٹرک**
کورس کوڈ	:	**201**
مشق	:	**01**
سمسٹر	:	**بہار 2025ء**

سوال نمبر 1-قرآن مجید کی تلاوت کے آداب اور تعلیمات کے اثرات تحریر کریں۔

جواب:

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب: قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور عزت واحترام کرنے کے آداب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر قرآن پاک میں کیا ہے اور حضور ﷺ نے احادیث میں فرمایا ہے۔

پاک ہونا: قرآن کریم کو وہی ہاتھ لگائیں جو پاک ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں) وضو کے بغیر قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔وضو کر کے تلاوت کرے۔زبانی پڑھنا ہو تو وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتا ہے۔ بیٹھنے کی جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔قراءت سے پہلے مسواک کر لینا سنت ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے منہ قرآن پاک کے راستے ہیں۔تم ان راستوں کو مسواک کر کے پاک صاف کر لیا کرو۔

تعوذ: تلاوت سے پہلے شیطان مردود کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا یعنی تعوذ پڑھنا بہت ضروری ہے۔اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی پڑھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تو قرآن پڑھے تو اللہ کے ساتھ پناہ مانگ شیطان سے جو اندھا ہوا ہے،،۔

ترتیل: قرآن پاک کو آہستہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ارشاد ربانی ہے(اور قرآن کو آہستہ آہستہ ترتیل سے پڑھو)

تجوید: قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر واضح اور صاف پڑھا جائے۔رسول ﷺ کی تلاوت کا ایک ایک لفظ واضح اور جدا ہوتا تھا۔(ترمذی)

خوش الحانی: قرآن پاک کو محبت اور شوق سے اچھے لہجے میں پڑھنا چاہیے۔لہجہ میں شیرینی ہو اور پورے الفاظ ادا ہوں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا(تم اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو)

گانے کی طرح پڑھنے کی ممانعت: حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو عشقیہ نغموں کے انداز میں قرآن پڑھنے سے بچاؤ۔میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو گا گا کر قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔(یعنی ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا)

دل لگا کر پڑھنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک کو اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگا رہے۔جب طبیعت اکتا جائے تو اٹھ کھڑے ہو(بخاری)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن پاک میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو(المزمل)

تین دن میں ختم کرنا: تین دن رات سے کم مدت میں قرآن پاک ختم کرنے کو حضور ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔آپ ﷺ نے فرمایا،، جو تین دن رات سے کم میں قرآن کو ختم کرلے اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔(ترمذی)

تلاوت کے دوران باتیں نہ کی جائیں: بعض لوگ تلاوت کرتے کرتے باتیں بھی شروع کر دیتے ہیں۔یہ قرآج پاک کے آداب کے خلاف ہے۔جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنا جائے۔باتیں کرنا اللہ کے کلام کی ناقدری ہے۔

قرآن پاک کا ادب کرنا: قرآن پاک کی طرف پیٹھ یا پاؤں نہ ہو۔نہ ہی اس سے اونچا بیٹھیں۔دلی طور پر ادب کرنے کے ساتھ ساتھ ظاہری آداب بھی مدنظر رکھے جائیں۔

قرآن حکیم پر عمل کرنا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا ہے۔ہدایت کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر تم قرآن مجید پر عمل کرو گے تو تمہیں دنیا میں بھی عزت ملے گی اور آخرت میں بھی کامیاب رہو گے اگر آپ کبھی بیمار ہوں تو ڈاکٹر سے نسخہ لیتے ہیں اس کا مطلب یہ کہ اس نسخے کے مطابق آپ دوائی استعمال کریں گے تو آپ صحت یاب ہو جائیں گے۔اگر آپ اس نسخے کو زبانی یاد کرلیں یا گھول کر پی جائیں تو آپ کو بیماری سے افاقہ نہیں ہوگا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

قرآن پاک کی تعلیمات: قرآن پاک نے انسان کو اپنے ہی جیسے انسانوں کے سامنے جھکنے،سورج، چاند،ستاروں، پتھروں کو پوجنے اور توہم پرستی سے ہٹا کر ایک خدا کا تصور دیا۔بندے اور اس کے خالق کے درمیان محبت اور اطاعت کا رشتہ قائم کیا۔انسانوں کی حکومت اور حاکمیت کے بجائے اللہ کی حاکمیت قائم کرنے والوں اور ملکوں کا نظام آپس کے مشورے سے چلانے کی تعلیم دی۔عدل وانصاف کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔سود کو ختم کر کے زکوٰۃ کو رائج کیا جس سے غریبوں اور حاجت مندوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔حلال اور حرام کا فرق بتایا۔حلال روزی کو ضروری احکام قرار دیا اور حرام سے بچنے کی تاکید کی۔عورتوں کے حقوق مقرر کیے۔میاں بیوی کے باہمی رشتے کے بارے میں واضح احکامات دیئے۔

قرآن پاک کی تعلیمات کے اثرات اور فوائد: ظہور اسلام سے پہلے عرب کے عام لوگوں میں دنیا بھر کی خرابیاں موجود تھیں۔وہ شرک اور کفر کرتے تھے، بے گناہ لوگوں کو قتل کرتے، جوا کھیلتے، شراب پیتے اور اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔یہ قرآن کی تعلیمات کا اثر تھا کہ یہی لوگ دنیا کے سب سے مہذب اور
شائستہ
افراد بن گئے،انسانیت کے ہمدرد اور خیر خواہ بن گئے۔جب کہ پوری دنیا میں کوئی قانون نہیں تھا انہوں نے ساری دنیا کو قانون دیا۔جو گمراہ تھے وہ ساری دنیا کے انسانوں کے رہنما بن گئے جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے انہوں نے دنیا کو امن وامان کا گہوارہ بنا دیا۔حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم نے بندوں کو اس
قدر
مہذب بنا دیا کہ انہیں فرشتوں سے بھی زیادہ بلند مقام پر پہنچا دیا۔ایسی جامع تعلیمات کسی کتاب میں نہیں مل سکتیں۔مثالی معاشرہ قائم کرنے کے لیے ایسے
منصفانہ
اصول مقرر کیے جن پر عمل کر کے دونوں جہان کی سعادتیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ہماری جزا و کامیابی اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الکتاب،،یعنی قرآن پاک میں
جو
احکامات دیئے ہیں ان کی پابندی کریں۔

سوال نمبر 2 سورۃ قریش مع ترجمہ خوشخط تحریر کریں، نیز درج ذیل آیت کریمہ مع ترجمہ وتشریح لکھیں۔وَ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا۔

جواب۔

سورۃ قریش کی تلاوت:

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ

ترجمہ:

’’قریش کے لوگوں کے لیے رب کی قسم،اُن کی آشنائی، جو کہ سردیوں اور گرمیوں کی تجارت میں ہے،تو انہیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں،جس نے انہیں بھوک سے بچایا اور خوف سے محفوظ کیا۔"

آیت کریمہ:

وَ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا

ترجمہ:

"اور جب ناپو تو ناپ کے پورا ناپو،اور وزن کے صحیح ترازوں سے وزن کرو،یہ زیادہ بہتر ہے اور نتیجے کے اعتبار سے بہترین ہے۔"

تشریح:

یہ آیت تجارتی اصولوں اور انصاف کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ وہ تجارت میں انصافی رویہ اختیار کریں۔جب وہ کسی چیز کی مقدار ناپتے یا تولتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ پوری دیانتداری سے ایسا کریں۔یہ ان کی نیک نیتی کی علامت ہے اور ایک مومن کے لیے یہ اخلاقی فریضہ ہے۔

آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر انسان انصاف کے اصولوں پر عمل کرے تو یہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں بہتر نتائج (تویل) کا باعث بنتا ہے۔اللہ کے نزدیک یہ طریقہ پسندیدہ ہے اور کاروبار میں برکت کا موجب ہے۔اس طرح اس آیت سے معاشرتی انصاف، دیانتداری اور ایمانداری کی بہت بڑی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

سوال نمبر-3-تدوین حدیث پر مختصر اور جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: حدیث کا مفہوم:۔ حدیث کے معنی ’’بات‘‘ کے ہیں۔لیکن عام طور پر جب ہم حدیث یا حدیث نبوی ﷺ کا لفظ بولتے ہیں تو اس میں تین چیزیں شامل

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

ہوتی ہیں:

(1) حضور نبی کریم ﷺ کی باتیں "گفتگو، کلام"۔

(2) آپ ﷺ نے جو کام کیے۔

(3) آپ ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ ﷺ اس پر خاموش رہے۔

حدیث کی جمع احادیث ہے،جو شخص علم حدیث کا ماہر ہوا سے " محدّث " کہتے ہیں۔

ا۔ رسول کریم ﷺ کی "بات چیت" ، "کام" ، "اور کسی چیز کو ہوتے ہوئے دیکھ کر"پسند کرنا" یا "خاموش رہنا" حدیث کہلاتا ہے۔

۲۔ حدیث بیان کرنے والے کو " محدّث " کہتے ہیں۔

اسلام میں حدیث کی اہمیت وحیثیت: قرآن حکیم میں ہماری زندگی کے بارے میں ہر طرح کی راہنمائی موجود ہے لیکن اس میں بنیادی اصول،قوانین اور ضابطے بیان کیے گئے ہیں۔حضرت محمدؐ پر اللہ کا کلام نازل ہوا ،صرف آپؐ ہی ان کو سب سے بڑھ کر جانتے تھے اور آپؐ نے ان کی خوب وضاحت فرمادی۔قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

"ہم نے آپؐ کی طرف یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے تاکہ آپؐ لوگوں کو کھول کر بیان کریں،اس کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔"

ذکر سے مراد قرآن مجید ہے جو پہلی امتوں کے حالات اور شریعتوں کی حفاظت کرنے والا ، پہلے نبیوں کے علوم کو جمع کرنے والا ، ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام اور دین و دنیا کی کامیابی کے طریقوں کو سمجھانے والا اور غفلت میں پڑے لوگوں کو بیدار کرنے والا ہے۔ پہلے رسولوں کی طرح آپؐ پر بھی کتاب نازل کی گئی ہے۔آپؐ کا کام مضامین کو کھول کر بیان کرنا ہے تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور اس پر عمل کریں۔

قرآن مجید میں نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ ، نکاح ، طلاق ، جہاد ، اللہ کے دشمنوں سے صلح و جنگ کے بارے میں قوانین موجود ہیں۔ان سب کی حقیقت جناب نبی کریمؐ کی حدیث و سنت اور آپؐ کے اقوال ، افعال اور اعمال کے بغیر واضح نہیں ہوسکتی تھی۔ مثلاً

ا۔قرآن مجید میں ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرکعین.

قرآن مجید نے یہ تفصیل بیان نہیں کی کہ کس طرح نماز قائم کرو، کتنی رکعتیں ادا کرو، کن اوقات میں ادا کرو، ان میں کیا پڑھو، یہ پوری تفصیل ہمیں احادیثِ نبویؐ سے معلوم ہوئی۔اسی لیے رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ صلوا کما رایتمونی اصلی

۲۔زکوٰۃ کے بارے میں بھی قرآن مجید میں وضاحت نہیں ہے کہ کتنی زکوٰۃ دو، کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔کن پر نہیں، کون لوگ زکوٰۃ دیں اور کس طرح دیں اور کن لوگوں کو دیں۔

۳۔حج کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن حج کے عمل کی وضاحت حضورؐ کے افعال اور احادیث ہی سے معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ماں ، باپ ، بہن ، بھائی کے کیا حقوق ہیں، عزیزوں اور پڑوسیوں کی کیا ذمہ داریاں اور حقوق ہیں۔ اچھائی اور برائی کی تمیز ان تمام باتوں کی وضاحت اور تفصیلات سے حضورؐ نے ہمیں آگاہ فرمایا۔ان کی حقیقت ہمیں حدیث اور سنت کے ذریعے معلوم ہوسکتی ہے۔

سوال نمبر4-درج حدیث مبارکہ کا ترجمہ وتشریح کریں:»إذَا كُنتُم ثَلَاثَة فَلَا يَتَنَاجَ اثْنَانِ دُونَ الآخَرِ« (20)

جواب۔

ترجمہ۔

"جب تم تین لوگ ہو تو دو لوگ اس طرح بات چیت نہ کریں کہ دوسرے کو اس میں شامل نہ کیا جائے۔"

تشریح:

یہ حدیث مبارکہ اسلامی آداب اور معاشرتی معاملات کے اہم اصولوں میں سے ایک ہے۔اس حدیث کا مقصد انسانی تعلقات میں شفافیت اور شمولیت کو فروغ دینا ہے۔

یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب ایک گروہ میں لوگ موجود ہوں، خاص طور پر جب افراد کی تعداد تین ہو، تو دو لوگوں کا باہمی گفتگو کرنا جبکہ تیسرا شخص خاموش ہو جائے، اس کو ناپسند کیا گیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنا تیسری فرد کا احساس دکھا سکتا ہے اور اس کو خارج کر دیا گیا محسوس ہوتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551 کامران اکیڈمی

یہ حدیث مبارکہ اسلامی آداب اور معاشرتی رویوں کی تربیت کے حوالے سے ایک اہم تعلیم پیش کرتی ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اس بات کی ہدایت کی ہے کہ جب وہ تین ہوں، تو ان میں سے دو افراد کو ایک طرف سرگوشی کرنے سے منع کیا گیا ہے جب کہ تیسرا موجود ہو۔ یہ ہدایت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ معاشرتی رویے، آپس کی بات چیت اور باہمی احترام کا کس قدر خیال رکھنا چاہیے۔

یہ حدیث اس اصول کی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ کسی بھی جماعت میں، خاص کر جب وہ محدود تعداد میں ہو، افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ شفافیت سے پیش آنا چاہیے۔ سرگوشی کرنے سے دوسری طرف جس کی شریک گفتگو نہ ہو، وہ محسوس کر سکتا ہے کہ اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے یا اس کی موجودگی کو اہمیت نہیں دی جا رہی۔ اس طرح کی صورتحال معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس حدیث کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں دوستی اور باہمی تعلقات کی شفافیت کو فروغ دینے پر زور دیا گیا ہے۔ ہر فرد کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ جماعت کا ایک لازمی حصہ ہے اور اس کی موجودگی کی قدر کی جانی چاہیے۔ یہ بات نہ صرف افراد کے درمیان تعاون اور اتحاد کو بڑھاتی ہے بلکہ ایک دوسرے کے حقوق کا بھی خیال رکھتی ہے۔

مزید برآں، اس حدیث میں مؤاخذہ کا پہلو بھی ہے۔ اگر کوئی فرد دوسرے کی موجودگی میں سرگوشی کرتا ہے تو اس سے یہ تاثر مل سکتا ہے کہ بات چیت میں اہمیت کو کم کیا جا رہا ہے۔ اسلام میں ایسے رویوں کی وضاحت کے ذریعے یہ مثبت پیغامات دیے گئے ہیں تاکہ ہم اپنے اخلاقیات میں بہتری لا سکیں۔ اس حدیث کی تشریح میں یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ معاشرتی آداب کا خیال رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ افراد کو چاہئے کہ وہ اپنی گفتگو میں دوستانہ رویہ اختیار کریں اور ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھیں۔ یہ بات اتحاد و اخوت کو پروان چڑھاتی ہے اور معاشرتی تانے بانے کو مضبوط کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ حدیث عموماً مسلمان کمیونٹی کے اندر روحانی اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ جب افراد اس بات کا خیال رکھنے لگیں گے تو ان کے درمیان محبت، احترام اور دوستی کے جذبات میں اضافہ ہوگا۔ ایک مثبت سماجی ماحول پیدا ہوگا، جو کہ معاشرتی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہدایت اجتماعی اور انفرادی رویوں میں توازن پیدا کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے افراد کے درمیان متوازن گفتگو ہی ان کے تعلقات کو مزید مستحکم کرے گی۔ اس طرح کی مشق ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمیں ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرنی ہے جہاں ہر فرد کی آواز سنی جائے۔

عمومی قاعدے کی حیثیت

یہی وجہ ہے کہ یہ اصول صرف ایک عمومی قاعدے کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ یہ ایک اہم معاشرتی اقدار کی تشکیل کا سبب بھی بنتا ہے۔ حدیث کے اس پہلو کی روشنی میں ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ شفافیت اور احترام کی بنیاد پر معاشرتی تعلقات کی تشکیل کی جانی چاہئے۔ اس حدیث کی پیروی سے ہمیں نہ صرف اپنی معاشرتی زندگی کو بہتر کرنے کا موقع ملتا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ نور کے اس چراغ کی روشنی میں چل کر ہم ایک خوشگوار اور محبت بھرا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث ہمیں ایک نہایت اہم سبق دیتی ہے کہ معاشرتی رویے ہمارے آداب اور شرافت کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کس طرح ایک اسلامی معاشرہ فلاح اور محبت کے اصولوں پر ترقی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال نمبر 5- چار اہم فرشتوں کے نام، ان کے کام اور فرشتوں کے دیگر کاموں پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب۔

فرشتے: اسلامی ایمان کی بنیاد

اسلامی عقیدے میں فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو نہ صرف عالم غیب میں موجود ہیں بلکہ ہمارے اعمال کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ فرشتوں کی ایک خاص اہمیت ہے اور ان کے عدد بے شمار ہیں۔ یہاں ہم چار بنیادی فرشتوں کے نام، ان کے کام اور فرشتوں کی دیگر اہم ذمہ داریوں پر تفصیل سے بحث کریں گے۔

جبرائیل علیہ السلام

جبرائیل علیہ السلام کو "روح الامین" بھی کہا جاتا ہے، جو کہ اللہ کی وحی کو نازل کرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ یہ وہ فرشتہ ہیں جنہوں نے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب کو پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ جبرائیل کا کام نہ صرف وحی کی ترسیل ہے بلکہ یہ دیگر انبیاء کے پاس بھی اللہ کا پیغام پہنچاتے تھے۔ ان کی طاقت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے منتخب کردہ انبیاء کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھتے تھے۔

میکائیل علیہ السلام

میکائیل علیہ السلام کو کارِ رحمت کا حامل فرشتہ سمجھا جاتا ہے۔ ان کا کام زمین پر انسانی ضروریات کی تکمیل کے لئے بارش و فصلات کی نگرانی کرنا ہے۔ وہ تخلیق کی تعدادیات میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، مثلاً غذا کا بندوبست اور انسانوں کی معاشی ضروریات کو پورا کرنا۔ میکائیل کے ذمے نہ صرف پانی کی بارش فراہم کرنا ہے، بلکہ یہ زمین کے زرعی معاملات کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں تاکہ لوگوں کی بھلائی ہو سکے۔

اسرافیل علیہ السلام

اسرافیل علیہ السلام وہ فرشتہ ہیں جو قیامت کے دن صور پھونکنے کا کام انجام دیں گے۔ ان کے اس کام کا مقصد زندہ اور مردہ تمام مخلوقات کے اعمال کا حساب

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

لینا ہے۔ اسرافیل کو قیامت کے مختلف مراحل میں اہم ترین کردار ملتا ہے، جیسے کہ انسانی ردعمل کو بیدار کرنا اور قضا و قدر کے فیصلوں کا آغاز کرنا۔ ان کی طاقت کی مثال اس بات سے ملتی ہے کہ ان کے ایک ہی پھونکنے سے دنیا کی تمام مخلوقات میں ہلچل مچ جائے گی۔

ہاروت اور ماروت

یہ دو فرشتے ہیں جن کا ذکر قرآن میں سورۃ البقرہ میں آیا ہے۔ ہاروت اور ماروت کو زمین پر لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کے لئے بھیجا گیا، تاکہ لوگوں کے اعمال اور نیتوں کی جانچ کی جا سکے۔ یہ فرشتے لوگوں کو علم و حکمت کی تعلیم دیتے تھے، لیکن ان کے ساتھ لوگوں کی آزمائش بھی کی جاتی تھی کہ آیا وہ اس علم کا صحیح استعمال کرتے ہیں یا نہیں۔ ان کا کام لوگوں کی میلانات کا پتہ لگانا اور انہیں صحیح راہ پر گامزن کرنا تھا۔

فرشتوں کی دیگر اہم ذمہ داریاں

فرشتوں کا کام محض ان مخصوص فرشتوں تک محدود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ کچھ فرشتے انسانی اعمال کی نگرانی کرتے ہیں، جیسا کہ "کاتبین" جو انسان کے اعمال لکھتے ہیں اور "موت کے فرشتے" جو روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، مسلمانوں کی حفاظت کے لیے ملائکہ (فرشتے) مقرر کیے گئے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ فرشتے اللہ کی صفات کی عکاسی کرتے ہیں کیونکہ یہ اپنی تمام مخلوق کے لئے نیکی، رحمت، اور ہدایت کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ یہ ہم انسانوں کے لئے ایک یاددہانی ہیں کہ اللہ کا علم ہر چیز پر ہے اور اس کی مخلوق کی حفاظت اور نگرانی کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ جاری رہتی ہے۔ اس طرح، فرشتے اسلامی عقیدے اور دنیا کے نظام میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ان کی موجودگی کا احساس مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت کا یقین دلاتا ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔